



سوال

(67) مردوں کا وسیلہ اختیار کرنا شرک ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبروں اور مزاروں کی زیارت اور ان میں مدفون لوگوں کا وسیلہ اختیار کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر قبروں کی زیارت اس لئے ہو کہ مردوں سے مانگا جائے، فزع اور نذر کے ساتھ ان کا تقرب حاصل کیا جائے، ان سے استغاثہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو پکارا جائے تو یہ شرک اکبر ہے۔ اسی طرح لوگ ان شخصیتوں کے ساتھ جو کچھ کرتے ہیں جنہیں وہ اولیاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں، خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ نفع و نقصان کے مالک ہیں یا یہ کہ ان کی دعاؤں کو سنتے ہیں یا بیماروں کو شفا دیتے ہیں، تو یہ سب شرک اکبر۔ والعیاذ باللہ!

یہ اسی طرح کا عمل ہے جس طرح مشرکین کالات و منات ملپنے دیگر بتوں اور دوسرے معبودوں کے ساتھ عمل تھا، لہذا مسلمان ممالک کے حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اس عمل کی تردید کریں، لوگوں کو ان فرائض اور واجبات کی تعلیم دیں جو شریعت کی مقرر کردہ ہیں۔ لوگوں کو اس شرک سے روکیں، ان قبوں کو گرا کر بیہود خاک کر دیں جو قبروں پر بنائے گئے ہیں کیونکہ یہ باعث فتنہ اور اسباب شرک میں سے ہیں نیز ان کا بنانا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبروں پر عمارتیں بنائی جائیں۔ قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ لہذا قبر پر کوئی عمارت یا مسجد بنانا جائز نہیں ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ قبر میں ظاہر ہوں اور ان پر کوئی عمارت وغیرہ نہ ہو جس طرح کہ مدینہ منورہ اور ہر اسلامی ملک میں مسلمانوں کی وہ قبریں تھیں جو بدعات و خواہشات سے متاثر نہ ہوں کہ وہاں مردوں کو پکارا جاتا ہے نہ ان سے اور نہ درختوں سے، پتھروں، جنوں یا فرشتوں سے استغاثہ کیا جاتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کی جاتی ہے کہ ان سے مدد مانگی جاتی ہو یا فریاد کی جاتی ہو یا بیماروں کے لئے شفا طلب کی جاتی ہو یا غائب کی واپسی کے لئے دعا کی جاتی ہو، یا جنت میں داخلہ اور جہنم سے پناہ کی دعا کی جاتی ہو کیونکہ یہ سب باتیں شرک ہیں۔ اسی طرح غیر اللہ کے نام پر فزع کرنا بھی شرک ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۶۲ لَا شَرِيكَ لَهُ ۝ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (الانعام ۱۶۲-۱۶۳)

“(اے نبی!) کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔”

اور فرمایا:



إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفْرَ ۱ فصلِ رَبِّكَ وَانْحَزْ (الکوفر ۱۰۸/۲)

”اے محمد! ﷺ کا فرمان ہے کہ آپ کو کوفر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔“

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرتا ہے۔“ علماء کرام پر واجب ہے کہ یہ باتیں یاد دلانیں اور جاہلوں کو ان کی تعلیم دیں، ان کی رہنمائی فرمائیں۔ حکمرانوں پر بھی یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نافذ کریں، اس شرکیہ عمل سے روکیں، عوام کے اور شرک کے درمیان دلواریں بن کر حائل ہو جائیں، جو باز نہ آئے اسے ادب سیکھائیں اور اس شرک عظیم سے توبہ کرائیں، یہ علماء، حکام اور امراء پر واجب ہے۔ ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور توفیق کی دعائیں مانگتے ہیں۔

فتاویٰ ابن باز